

2017

نعت
مکمل کتاب

Naat Book

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نعت

"آنکھوں میں سمایا ہے دربار محمد کا"

آنکھوں میں سمایا ہے دربار محمد کا
کب ہو گا مجھے یارب دیدار محمد کا

ہے رشک فرشتوں کو انسان کی حقیقت کیا
وہ رتبہ اعلیٰ ہے سرکار محمد کا

دنیا ہو کہ عقیقی ہو ملا ہے وہاں سب کچھ
دنیا سے نرالا ہے دربار محمد کا

یہ عرصہ محشر ہے باطل کی مصیبت ہے

چلتا ہے یہاں سکد سرکار سرکار محمد کا

کفار نے کب دیکھا اُس رحمتِ عالم کو
قسمت میں نہ تھا اُن کی ویدار محمد کا

اُن چاند ستاروں میں جب تک ہے چمک باقی
آباد رہے یارب گلزار محمد کا
دنیا کی ہر اک مشکل آسان ہوئی مائل
جب نام لیا میں نے سرکار محمد کا

نعت

"محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں"

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن جو سرکار جلاتے ہیں

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم کا میلاد مناتے ہیں

سرکار کی رحمت کا اندازہ نہیں اُن کو

جو ہم کو جہنم سے دن رات ڈراتے ہیں

جن کا بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں وہلی
ان کو بھی میرے آقاؐ سینے سے لگاتے ہیں

سے خواہو ذرا جانا سے خانہ سرور میں
وہ جامِ کرم اب بھی بھر بھر کے پلاتے ہیں

پیارے عینہ کا لافنی سا کرشمہ ہے
ہر روز مدینے میں ہم عید مناتے ہیں

اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نجی گھر دار
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکار کا کھاتے ہیں

نعت

"مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے"

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے
مقرر بنائیں یہ جی چاہتا ہے

مدینے کے آقا و عالم کے مولاً
ترسے پاس آئیں یہ جی چاہتا ہے

جہاں دونوں عالم ہیں محو تمنا
وہاں سر جھکا میں یہ جی چاہتا ہے

دلوں سے جو نظمیں دیار نمی میں
نہیں وہ صدائیں یہ جی چاہتا ہے

محمد کی باتیں، محمد کی سیرت
نہیں اور سنائیں یہ جی چاہتا ہے

در پاک کے سامنے دل کو حوائے
کریں ہم دعا میں یہ جی چاہتا ہے

کتنی جا میں ہزار ادب ہم مدینے
تو خود کو نہ پائیں یہ جی چاہتا ہے

نعت

"اے سبز گنبد والے منظور دُعا کرنا"

اے سبز گنبد والے منظور دُعا کرنا
جب وقتِ نزع آئے دیدار عطا کرنا

اے نورِ خدا آکر آنکھوں میں سما جانا
یادِ پرہیزگارینا یا خواب میں آ جانا
اے پردہ نشین دل کے پردے میں رہا کرنا

میں گوراندِ میری میں گھبراؤں گا جب تجھا
امدادِ میری کرنے آ جانا میرے آقا
روحِ میری تربت کو لادنا کرنا

محبوبِ الہی سا کوئی نہ حسین دیکھا
یہ شانِ کرم ان کا سایہ بھی نہیں دیکھا
اللہ نے سائے کو چاہا نہ جدا کرنا

بکری ہے میری قسمت بکری کو بنا دینا
جھولی ہے میری خالی کچھ نام خدا دینا
آتا ہے تمہیں شاہِ مشکل میں عطا کرنا

نعت

"آنے والو یہ تو بتاؤ شہر مدینہ کیسا ہے"

آنے والوں یہ تو بتاؤ شہر مدینہ کیسا ہے
سرا آن کے قدموں میں رکھ کر جھک کر جینا کیسا ہے
آنے والو یہ تو بتاؤ شہر مدینہ کیسا ہے

گنبد خضریٰ کے سائے میں میٹھ کے تم تو آئے ہو
اس سائے میں رب کے آگے سجدہ کرنا کیسا ہے
آنے والو یہ تو بتاؤ شہر مدینہ کیسا ہے

دو جوانو! آنکھوں سے تمہاری اتنا پوچھ تو لینے دو
وقت دعا روٹنے پہ ان کے آنسو بہانا کیسا تھا

آنے والو یہ تو بتاؤ شہرِ مدینہ کیا ہے

دل آنکھیں اور روح تمہاری لگتی ہیں میرا اب مجھے

دور پہ اُن کے بیٹھ کے آپ زم زم پینا کیا ہے

آنے والو یہ تو بتاؤ شہرِ مدینہ کیا ہے

وقتِ رخصتِ دل کو اپنے چہرہ زہاں تم آئے ہو

یہ بتاؤ عشرتِ اُن کے در سے چمکنا کیا ہے

آنے والو یہ تو بتاؤ شہرِ مدینہ کیا ہے

نعت

"حاجیوں آؤ شہنشاہِ کار و مضہ دیکھو"

حاجیو آؤ شہنشاہِ کار و مضہ دیکھو

کہہ تو دیجے چلے کہے کا تعبیر دیکھو!

آپ زم زم تو یہاں خوب بجائیں یہاں

آؤ جو دُش کو شکر کا بھی دریا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلامی کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو!

ذہن و دیکھی ہے در کعبہ پہ بے تابوں کی
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا ترنہ یاد دیکھو!

دھوپ کا عکس دل پر سب سبک اسود
خاک پر ہی مدینے کا بھی رتبہ دیکھو

اولیں خانہ حق کی توشیا میں دیکھو!
آخریں بیت نبی کا بھی حجلہ دیکھو!

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے رضا
میری آنکھوں سے مرے پیدائے کار و خرد دیکھو!

نعت

"خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد مصطفیٰ جانے"

خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد مصطفیٰ جانے

مقام مصطفیٰ کیا ہے محمدؐ کا خدا جانے

صدا کر ہمیرے بس میں تھی میں نے تو صدا کر دی

وہ کیا دیں گے میں کیا لوں گا سکتی جانے کد جانے

کہا جبریل نے سدرہ تک میری رسائی تھی

ہیں کتنی منزلیں آگے 'بتی جانے خدا جانے

مدینے حاضری کی مانگتے رہنا دلتا یادو

اثر ہو گا نہیں ہو گا نبیؐ جانے خدا جانے

مجھے تو سرخرو ہونا ہے آقا کی نگاہوں میں

زمانے کا ہے کیا بھلا جانے 'برا جانے

حمد

"یارب میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے"

یارب میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے
آنکھیں مجھے دی ہیں تو مدینہ بھی دکھا دے

سننے کی جو قوت مجھے بخشی ہے خداوند
بھر مسجد نبوی کی آوازیں بھی سنا دے

حوروں کی نگاہوں کی نہ جنت کی طلب ہے
مدفن میرا سرکار کی بستی میں بنا دے

دست سے میں ان ہاتھوں سے کرتا ہوں دعا
ان ہاتھوں میں اب جاہل سنہری وہ قصا دے

منہ حشر میں مجھ کو نہ چھپانا پڑے یارب
مجھ کو تیرے محبوب کی چادر میں چھپا دے

مجھ کو بھی اب خوشبوئے حسان عطا کر
جو لفظ کہیں ہیں انہیں تو نعت بنا دے

حمد

"تیرے بندے ہیں ہم"

بھر دیکھا اے حرم تیرے بندے ہیں ہم
مہ پے کر اے کرم تیرے بندے ہیں ہم

ہم گنہگار ہیں ہم سے کار تہ
ہو کرم در کرم تیرے بندے ہیں ہم

ٹوٹی مشکل ٹٹ کر دے آسانیا
رکھ ہمارا بھرم تیرے بندے ہیں ہم

شکریہ شکریہ اے خدا شکریہ
تیری رحمت سے ہم تیرے بندے ہیں ہم

ہم کو تیری قسم صرف تیرے ہیں ہم
کر ابا گرہم تیرے بندے ہیں ہم

نعت

"محمدؐ کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا"

زمین میلی نہیں ہوتی زمین میلا نہیں ہوتا
محمدؐ کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا
محبت نملی واسے سے یہ چنہ ہے سنو لو
یہ جس من میں سا جائے وہ من میلا نہیں ہوتا
مکے پاک لشکر پر جو پتے ہیں کبھی اس کی
زباں میلی نہیں ہوتی سخن میلا نہیں ہوتا
کلیوں کو چوم لیتے ہیں سحر غم شبنم قطرے

نئی کی نعت سن لے تو چمن میلا نہیں ہوتا
جو نام مصطفیٰ چوے نہیں دیکھتی کبھی آنکھیں
بہن لے پیار جو ان کا بدن میلا نہیں ہوتا
زمین میلی نہیں ہوتی زمین میلا نہیں ہوتا
محمدؐ کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا
تاجوری میں جو رکھا ہو سیاہی آبی جلتی ہے
بٹے جو نام پر ان کے وہ دھن میلا نہیں ہوتا
میں بازو تو نہیں لن پر مگر صریح دعویٰ ہے
مائے مصطفیٰ کرتے سے فن میلا نہیں ہوتا

زمین میلی نہیں ہوتی زمین میلا نہیں ہوتا
محمدؐ کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا

نعت

"اے صبا مصطفیٰ سے کہہ دیتا"

اے صبا مصطفیٰ سے کہہ دیتا غم کے مارے سہام تہتے ہیں

یاد کرتے ہیں تم کو شام و سحر دل تیار کے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کی باتیں مہرِ حیات و نور کے باتیں
چاندِ جنین کی چائیں لیتا ہے اور تارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کے سوسو بھیجی بھیجی مستحقِ دو خشیو
جس سے معمور ہے فہم ۳۲ و نگارے سلام کہتے ہیں

جب حمد کا نام آتا ہے رختوں کا پیام آتا ہے
لب ہمارے درود پہنچتا ہے دس تارے سلام کہتے ہیں

زارِ کعبہ توہینے میں پیارے آقا سے اتنا کہہ دینا
تپ کی کرور او کو آقا چاند تارے سلام کہتے ہیں

ذکرِ حق آخری مہینے کا تذکرہ چڑ گیا ہے کا
حاجیو مصطفیٰ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں

اے خدا کے حبیب پیارے رسولؐ یہ ہمارا سلام کیجئے قبول
تج محل میں جتنے حامد ہیں مل کے سارے سلام کہتے ہیں

حمد

"کعبے کی رونق"

کعبے کی رونق کعبے کا منظر اللہ اکبر اللہ اکبر
دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اللہ اکبر اللہ اکبر

تم خداست تمہیں زمانیں کانوں میں رس ٹھونکتی ہیں "انہیں
بس اک سدا آ رہی ہے برابر اللہ اکبر اللہ اکبر

تیرے حرم کی نیابت مولیٰ تیرے حرم کی نیابت مولا
تیرے عمر کر دے آنا مقدر اللہ اکبر اللہ اکبر

مانگی میں میں نے جتنی، غامیں منظور ہوں کی مقبول ہوئی
میرا اب رحمت ہے میرے سر پر اللہ اکبر اللہ اکبر

یا آگنی جب اپنے خطائیں افسوس میں ڈھنسنے لگی اتھی میں
رد یا غلام کعبہ پکڑ کر اللہ اکبر اللہ اکبر

بھجا ہے جنت سے تجھ وعدہ انے، چوہا ہے تجھ کو مصطفیٰ نے
اسے سنگ اسود تیرا مقدر اللہ اکبر اللہ اکبر

مولیٰ مصیبتی اور کیا چاہتا ہے جس مغفرت کی عطا چاہتا ہے
بخشش کے طالب پہ اپنا آرم کر اللہ اکبر اللہ اکبر

نعت

"مدنی مدینے والے"

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے
مے عشق بھی بلانا مدنی مدینے والے

تیر کی جب کہ دید ہو گی جیسی میری مید ہو گی
میرے خواب میں تم آنا مدنی مدینے والے

مجھے سب ستا رہے ہیں میرا دل دکھا رہے ہیں
تمہی حوصلہ بڑھانا مدنی مدینے والے

تو ہے نیکوں کا پیار اے میرے غریب پرور

ہے سخی تیرا گھر اللہ مدنی مدینے والے

تیر کی فرش پر حکومت تیر کی عرش پر حکومت
تو شہنشاہ زمانہ مدنی مدینے والے

مے نزع میں بھی راحت رہوں قبر میں بھی سلامت
تو عذاب سے بچاتا مدنی مدینے والے

میری آنے والی نسلیں ترک عشق میں ہی ملیں
انہیں نیک تم بتاتا مدنی مدینے والے

نعت

"میں مدینے چلا"

میں مدینے چلا میں مدینے چلا

پھر کرم ہو گیا میں مدینے چلا

ساقیائے چلا میں مدینے چلا

مست و بے خودی میں مدینے چلا

کیف سا چھا گیا میں مدینے چلا

جھومتا جھومتا میں مدینے چلا

کیا بتاؤ ملی دل کو کیسی خوشی

جب یہ مژدہ سنا میں مدینے چلا

پھر اجازت ملی جب خبر یہ سنی

دل میرا جھوم اٹھا میں مدینے چلا

مسکراتے تھی دل کی ہر کھلی

فخچہ دل کھلا میں مدینے چلا

محظنی کے حضور اپنے سارے قصور

بخشوانے چلا میں مدینے چلا

گنبد ہیز پر جب پڑے کی نظر

کیا سرور آئے گا میں مدینے چلا

اُن کے میت پر جب پڑے گی نظر
کیا سرور آئے گا میں دے دینے چلا

میرے گندے قدم اور اُن کا حرم
لاج رکھنا خدا میں دے دینے چلا

اتک تھمتے نہیں پاؤں جتے نہیں
ٹکھراتا ہوا میں دے دینے چلا

اُن کا غم چٹم تر اور سوز جگر
اب تو دے دے خدا میں دے دینے چلا

کہا کرے گا ادھر، بانہہ رحمت ستر
جل عبید رضا میں دے دینے چلا

جھوٹا جھوٹا میں دے دینے چلا

نعت

"یار رسول اللہ"

ترا کھاواں میں تیرے گیت گاواں یار رسول اللہ

ترا میلاد میں کیوں نا منادواں یار رسول اللہ

م دل دی ایسی چاند الے میرے عمر دی تیں آکا

تیرے راہواں دے دینی پناہ چھاواں یار رسول اللہ

میں چھو دی تیں جے تیرے مال میری دینی نسبت نہیں

میں سب چھو ہاں جے میں تیرے آسہ اداں یار رسول اللہ

دینے پاک دے اندر میری لکھو عبادت ہے

تیرے روئے تے نہ نظر اں ہتاواں یار رسول اللہ

جگا بھاگ میرے دی ابو الوب دے دانگوں

مقدور ہوس دانگھوں لیاواں یار رسول اللہ

تیرا کھانا میں تیرے گیت گاواں یا رسول اللہ
تیرا میلا دھن کیوں نہ ملتا ہوں یا رسول اللہ

نعت

میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام

میٹھا میٹھا ہے میرے محمد کا نام
اُن پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

وہ ہیں محبوبِ داور بھی مطلوب بھی
جانِ یوسف بھی ہیں خضرِ یعقوب بھی

جن کا نبیوں کی صف میں ہے اونچا مقام
جن کی آمد پہ عالم سنوارا کیا

نوریوں کو زمیں پر اتارا گیا
ہام کی جن کے تھی ہر جگہ دھوم دھام

جس نے آکے سنوارا ہے دہرین کو
جس کی رحمت نے دھانپا ہے کونین کو

جس کے دم سے ہی یہ رو تھیں جہاں تمام
اتجا ہے یہ حافظ کی ذات درود

وقت آخر زباں پر ہو جاری درود
ہو گاہوں میں رخصت ہے الیانا

نعت

"رحمت کا ہے دروازہ کھلا مانگ ارے مانگ"

رحمت کا دروازہ کھلا مانگ ارے مانگ
دیتا ہے کرم ان کا صد مانگ ارے مانگ

آجائے گا طیبہ سے بلا داعی کسی روز
ہر وقت مدینے کی دعا مانگ ارے مانگ

کشن تری امید کا کھل جانے گا اسے دوست
مرکاڑ کے کوچے کی ہونا نگ اسے مانگ

بھر جائے گا شلول مرادوں سے ترا بھی
بن کر مرے آقا کا گدہ مانگ اسے مانگ

مرکاڑ کو مرکاڑ سے مانگوں گا نیازی
جس وقت بھی آقائے کہلانگ اسے مانگ

نعت

واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا

واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا

تو خدا کا خدا ہوا تیرا

تاج والے ہوں اس میں یا محتاج

سب نے پایا دیا ہوا تیرا

ہاتھ خالی کوئی بھرانہ میرے

ہے خزانہ بھرا ہوا تیرا

اسے تو جانے یا خدا جانے

پیش حق زتب کیا ہوا تیرا

جو تیرا ہو گیا خدا کا ہو گیا

جو خدا کا ہو گیا وہ تیرا ہو گیا

گہری باتوں کوئی فکر کرتے حسن

کام سب سے بتا ہوا تیرا

نعت

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

مرادل بھی چمکا دے چمکاتے والے

برستا نہیں دیکھ کر ہر رمت

بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

ہر پنے کے غلے خدا تجھ کو رکھے سلامت

غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے والد تو زندہ ہے والد

مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

حرم کی زمیں یوں قدم رکھ کے چلنا

ارے سر کا موقع ہے اوجانے والے

رضا سلس دشمن ہے دم میں نہ آتا

کہاں تم نے دیکھے ہیں چہرہ رانے والے

نعت

باتیں بھی مہینے کی اور راتیں بھی مہینے کی

باتیں بھی مہینے کی اور راتیں بھی مہینے کی

جیسے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جیسے کی

تعریف کے لائق جب اعطاء کیں تھے
تعریف کرے کوئی کس طرح مہینے کی

مرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پیچے کی

دوا لبتی نگاہوں میں مستانہ عاتے ہیں
زحمت بھی نہیں دیتے تھے خوار کو پیچے کی

یہ زخم ہے طیبہ کا ہی سبب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی

طوفان کی کیا پروا ہی بھول نہیں سکتا
ضامن ہے دعائوں کی امت کے سینے کی

ہر سال کے آنے کا عزیز ملا مرزا
سرکار پہنچتے ہیں تقدیر کہنے کی

نعت

آئی پھر یاد دہینے کی رلانے کے لئے

آئی پھر یاد دہینے کی رولنے کے لئے
دل تڑپ اٹھا ہے دربار میں جانے کے لئے

کاش میں از تاج پھرون خاک مدینہ بن کر
ہور مچلتا ہوں سرکار کو پانے کے لیے

میرے لہجہ نے رسوائی بھی ہونے دیا
جب پکارا ہے انہیں آئے چانے کے لیے

غم نہیں چھوڑ دے ہی سارا زمانہ مجھ کو
میرے آقا تو ہیں سینے سے لگانے کو

بخش دی نعت کی دولت مرے آقا نے مجھے
کتنا عید ہے دہلیہ انہیں پانے کے لئے

بس ان کا کرم ہے کہ وہ سن لیتے ہیں
ورنہ یہ لب کہاں فریاد سنانے کے لئے

نعت

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے

سلام کیلے حاضر غلام ہو جائے

نصیب دلوں میں میرا بھی نام ہو جائے

جو زندگی کی دینے میں شام ہو جائے

میں کامیاب رہوں کروم نزع جلدی

میری زباں پہ محمد کا نام ہو جائے

مناں زبیرت ہو عشق نئی فدا جس کا

زمانے بھر میں وہ ذی احرام ہو جائے

بیاد ضاوضیاء نے بیا جو مرشد نے

مطالعے بھی شہا ایسا جام ہو جائے

شہا عبیدر ضادر پور پھرے کب تک

حضور اس کا مدینہ مقام ہو جائے

نعت

یہ آرزو نہیں کہ دعا ہزار دو

یہ آرزو نہیں کہ دعا ہزار دو
پڑھ کے نبی کی نعت لہ میں امار دو

دیکھا ابھی ابھی ہے نظر نے جمال یار
اے موت مجھ کو تھوڑی سی مہلت ادھار دو

سننے ہیں جانے کا ہے لہ بہت کٹھن
لے کر نبی کا نام ہی لہ گزار دو

میرے کریم میں ترے در کا فقیر ہوں
اپنے گرم کی بھیک مجھے بار بار دو

گر جتنا ہو عشق میں لازم یہ شرط ہے
کھیلو اگر یہ بازی تو ہر چیز ہار دو

یہ جان بھی تمہاری سہمی کے طفل ہے
اس جان کو حضور کا صدقہ امان دو

نعت

در پہ بلاؤ کی مدنی

در پہ بلاؤ کی مدنی
جہود دکھاؤ کی مدنی

دید تیری آقا عید میری
دید کراؤ کی مدنی

گنہد حضرا کے سائے تھے
ہم کو سلاؤ کی مدنی

عشر میں ہو لب پہ مرے
ہم کو بچاؤ کی مدنی

اپنے نواسوں کے صدمے
ڈکھڑے مٹاؤ کی مدنی

برسوں سے اکھیاں ترس گئیں
دید کر آؤ کی مدنی

عاصی گناہوں میں ڈوبا ہوا
جیسا ہے نجاؤ کی مدنی

نعت

یارب مدینے پاک میں جانا نصیب ہو

یارب مدینے پاک میں جانا نصیب ہو

جانا نصیب ہو تو نہ آنا نصیب ہو

رکھ دوں در حضور پہ جب میں جہین شوق

چو کھٹ سے ان کی سر نہ اٹھانا نصیب ہو

چو کھٹ پہ ان کی ہوں سر اٹھیں انگلیاں

ایسے میں حال دل کا سنا نصیب ہو

پلوں سے چو ستا بھروں کوئے نی کی خاک

بیتے سے جالیوں کو لگانا نصیب ہو

طیبہ سے آکے بھی رہے طیبہ کی آرزو

تخت کی مدینے سے لانا نصیب ہو

حافظ کے دل کی ہے یہی خواہش و التجا
قدموں میں مصطفیٰ کے ٹھکانا نصیب ہو

نعت

یہ نازیہ انداز ہمارے نہیں ہوتے

یہ نازیہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر کلترے چھاڑے نہیں ہوتے

ہم پیسے نکھوں کو گلے کون لگا رہا
سرکار اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے

بے دام تلی بک جائے بازار نمی میں
اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

جب تک کہ مدینے سے اشارے نہیں ہوتے

روشن بھی قسمت کے ستارے نہیں ہوتے

مٹی بنا کر ہیک حضور آپ کے در سے
بتا اس کے سنگتوں کے گزارے نہیں ہوتے

خالد یہ تصدیق ہے خطا نعت کا اور نہ
محشر میں تیرے دُورے نیارے نہیں ہوتے

نعت

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بجاتے ہیں

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم کامیاد مٹاتے ہیں

سرکاری رحمت کا اندازہ نہیں ان کو
جو ہم کو جہنم سے دن رات ڈراتے ہیں

جن کا بھری دینا میں کوئی بھی نہیں وال
ان کو بھی میرے آقا اپنے سے لگاتے ہیں

مے خواہ و ذرا جانا مے خانہ سرور میں
وہ جام کرم اب بھی بھر بھر کر کے پلاتے ہیں

تیار مدد کا انی سائر شمس ہے
ہم روزِ بزمِ مدینہ میں عید مناتے ہیں

اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نئی سرور
یہ سچ ہے نیازتی ہم سرکار کاتے ہیں

نعت

مہکتے ہیں کرم ان کا سدائے گہرے ہیں

مہکتے ہیں کرم ان کا سدائے گہرے ہیں
دن رات دینے کی دعا مانگ رہے ہیں

ہر نعمت کو نہیں ہے دامن میں تارے
ہم صدقہ و محبوب خدا مانگ رہے ہیں

ہاں کھو گئے سرکار کے اہلکار میں
یہ بھی نہیں ہوش کہ کیا مانگ رہے ہیں

اس دور ترقی میں بھی ذہنوں کے اندھیرے
خوشید رسالت کی ضیا مانگ رہے ہیں

وہاں عمل میں کوئی نیکی نہیں خالہ
بس نعت محمد کا صلہ مانگ رہے ہیں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں www.iqbalkalmati.blogspot.com

نعت

ایسا کوئی محبوب نہ ہو گا نہ کہیں ہے

ایسا کوئی محبوب نہ ہو گا نہ کہیں ہے

بیٹھا ہے چنائی پہ مکرعہ شیش ہے

مٹا نہیں پایا "جہاں کو ترے در سے

کب لفظ کہیں ہے کہ ترے لب پہ نہیں ہے

چاہے تو ہر شب ہو مثال شب اسری

ترے لئے دو چار قدم عرش بریں ہے

ہر اک کو میسر کہاں اس دور کی غلامی

جس دور کا تو در بان بھی جبریل امیں ہے

اگتے ہیں یہیں آ کے قدم اہل نظر کے

اس کو چپے سے آگے نہ دماں سے نہ زمیں ہے

اے شادِ زمیں! اب تو زیارت کا شرف دے

بی جہن ہیں انکس میری بیتاب جہیں ہے

دل گر یہ کناں اور نظر سوئے مدینہ

اعظم تر انداز طلب کتنا حسین ہے

نعت

میر اول اور میری جان مدینے والے

میر اول اور میری جان مدینے والے

تجھ پہ سوجان سے قربان مدینے والے

تیر اور چھوڑ کر جاؤں تو کہاں میں کہاں

میرے آقا میرے سلطان مدینے والے

بھردے بھردے میرے داتا میری جھولی بردے

اب نہ رکھ بے سرو سلمان مدینے والے

اڑسے آئی ہے تری ذات ہر اک دکھیا کے
میری مشکل بھی ہو آسان دینے والے

بھر تمناے زیارت نے کیا دل بے چین
بھر دینے کا ہے ارمان دینے والے

سک طیب مجھے سب کہہ کے پکاریں بدتم
یہی رکھیں مری پہچان دینے والے

نعت

"وہ کیسا سماں ہو گا وہ کیسی گھڑی ہوگی"

وہ کیسا سماں ہو گا وہ کیسی گھڑی ہوگی
جب پہلی نظر ان کے مدھے پر پڑی ہوگی

یہ کوچہ چلتا ہے آہستہ قدم رکھنا
ہر چاہ ملائک کی ہدایت گھڑی ہوگی

کہا سامنے جا کے ہم حال اپنا سائیں گے
سرکار کا در ہو گا اقلوں کی جہزی ہوگی

کچھ ہاتھ نہ آئے گا آقا سے جدا رہ کر
سرکار کی نسبت سے توقیر جزی ہوگی

وہ شیشہ دل غم سے ملانہ کبھی ہو گا
تصور مدینے کی جس دل میں جزی ہوگی

ہو جائے جو بہت سرکاری قدموں سے
ہر چیز تھانے کی قدموں میں پڑی ہوگی

چارونہ کوئی کرنا اک نعت سنا دینا
تاہیز کی جب سانس اڑی ہوگی

نعت

"روٹھے پہ جانے نہ دیا"

بخت خفتہ نے مجھے روٹھے پہ جانے نہ دیا
چشمِ دل پہنے کیجے سے لگانے نہ دیا

آہِ قسمت مجھے دنیا کے غموں نے روکا
ہائے تقدیر کہ طیبہ مجھے جانے نہ دیا

مر تو سر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے
موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا

ہائے اس دل کی گلی کو میں بچھاؤں کیسے
فریادِ غم میں مجھے آنسو بھی بہانے نہ دیا

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

اور چلتی سی نعت کوئی پڑھاوے نورانی
رنگ اپنا ابھی چنے شعر انے نہ دیا

نعت

"مجھی ہے دھومِ مہربانی کی آمد آمد ہے"

مجھی ہے دھومِ مہربانی کی آمد آمد ہے
حبیبِ خالقِ اکبر کی آمد آمد ہے

کیا ہے بزرگ علم نصیب نام کعبہ پر
کہ دو جہاں کے سرور کی آمد آمد ہے

نہ کیوں ہو نور سے تبدیل کفر کی ظلمت
خدا کے ماہ منور کی آمد آمد ہے

ہے جبریل کو حکم خدا خبر کر دے
کہ آج حق کے مہمبر کی آمد آمد ہے

خوشی کی جوش میں ہیں ہلبلیں بھی غم کناں
چمن میں آج گل تڑکی آمد آمد ہے

دو زانو ہو کے ہوب سے پڑ حوصلہ و سلام
عنیز و خلق کے مصدر کی آمد آمد ہے

نعت

"جشن ہے سرکار کا"

مومنو خوشیاں مناؤ جشن ہے سرکار کا
خوب جھومو مسکراؤ جشن ہے سرکار کا

غم زدہ اور غم کے مارو آہ سرکار ہے
غم اب سبھی بھول جاؤ جشن ہے سرکار کا

ذہوم ہے سرکار کے میلاؤ کی چاروں طرف
مرحبا نعرے لگاؤ جشن ہے سرکار کا

سبوت اللہ بھی جھکا جس پیارے کی تعظیم کو
اس نئی آگے گیت گاؤ جشن ہے سرکار کا

نعت خوانی کی سجاؤ محفلیں اب چاہا
ذہوم اس میں یہ چاہو جشن ہے سرکار کا

غز دور ہے ہو کیوں وقت مہلک آگیا
اب تو جھوم جاؤ جشن ہے سرکار کا

حمد

"گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا"

گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا
مجھے نیک انسان بنا میرے مولا

میری سبقت ہر خطا میرے مولا
تو رحمت سے اپنی بنا میرے مولا

تو قدرت سے اپنی بدل نیکیوں سے
ہر اک میری لغزش خطا میرے مولا

مجھے استقامت تو ایماں پہ دے دے

بحرِ خیر ہو خاتمہ میرے مولا

ہو قدموں میں سرکار کے جب میرا سر

تو ایماں پہ اُس دم اٹھا میرے مولا

تجھے تو خیر ہے میں کتنا برا ہوں

تو بیہوش کو میرے چہپا میرے مولا

تو مطلوب میرا میں طلب ہوں تیرا

مجھے دے دے لہتی دلا میرے مولا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com